ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1976

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمۂ قرآن-1 (1976)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1 تا 5)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف سے آیات کا عربی متن پڑھیں، مفاہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور امتحانی مشق اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

طریقۂ کار کی وضاحت (شفافیت کے لیے): ہر سوال میں آیات کے ایک طویل سلسلے کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں عربی متنِ آیات نقل نہیں کیا گیا؛ وہ طالب علم مصحف یا نصابی کتاب سے اصل میں پڑھے۔ اس کے بدلے ہر جواب میں (1) متعلقہ سورت کا تعارف و سیاق، (2) اس حصے کے اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول کی صورت میں، اور (3) پوری آیات کا مکمل بامحاورہ اردو ترجمہ آیات کے گروہوں کی ترتیب سے اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، جو ان آیات کے معروف و مستند مفاہیم کے مطابق ہے۔ کسی آیت کا عربی متن یا کوئی قول گھڑ کر پیش نہیں کیا گیا۔ جہاں مفسرین کی کسی رائے کا ذکر ہے وہاں اسے رائے کہہ کر ذکر کیا گیا ہے۔ دینی احکام کے کسی فرد یا واقعے پر اطلاق کا فیصلہ اہلِ علم و باقاعدہ دائرہ اختیار کا کام ہے؛ یہ گائیڈ صرف تعلیمی رہنمائی ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

ترجمۂ قرآن-1 (1976) بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر) کا کورس ہے جس میں منتخب سورتوں کے منتخب حصوں کا لفظی و بامحاورہ اردو ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ امتحانی مشق نمبر 1 میں یونٹ 1 تا 5 شامل ہیں اور پانچ سوالات میں سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کے کل 159 آیات کے ترجمے مطلوب ہیں۔ ہر جواب میں سورت کا تعارف وسیاق، اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول کی صورت میں، اور پوری آیات کا بامحاورہ ترجمہ گروہ وار پیش کیا گیا ہے۔ درج ذیل خاکے میں ہر سوال کی آیات کی تعداد دکھائی گئی ہے تاکہ طالب علم مطالعے کی منصوبہ بندی کر سکے۔ خاکے میں سورتوں کے نام اور آیت نمبر انگریزی رسم الخط میں صرف تکنیکی ضرورت کے تحت لکھے گئے ہیں۔

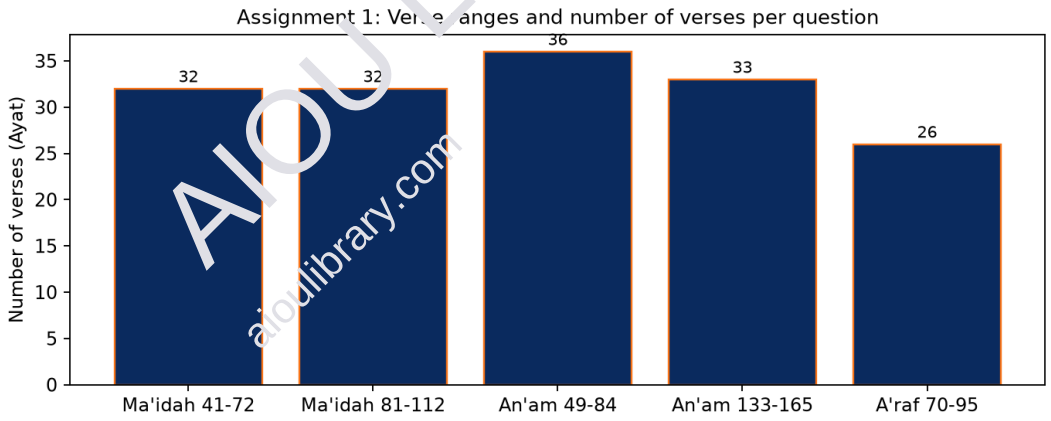

خاکہ 1: امتحانی مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد

سوال نمبر 1: سورۃ المائدہ، آیات 41 تا 72 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 41 تا 72 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

سورۃ المائدہ قرآن مجید کی پانچویں سورت ہے، مدنی ہے اور اس کی کل 120 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 112 میں مذکور اس دستر خوان (مائدہ) سے لیا گیا ہے جس کے نزول کی درخواست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کی تھی۔ یہ سورت زیادہ تر احکام، عہد و میثاق، اہلِ کتاب کے ساتھ تعلقات اور حلال و حرام کے مسائل پر مشتمل ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 41 تا 72 ہے، یعنی کل 32 آیات۔ اس حصے کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ فیصلہ اور حکم صرف اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہونا چاہیے؛ تورات، انجیل اور قرآن تینوں کا یہی تقاضا تھا، اور جو لوگ وحی کے فیصلے سے منہ موڑتے ہیں یا اس میں تحریف کرتے ہیں ان پر سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ ساتھ ہی یہود و نصاریٰ کی دوستی، نماز کا مذاق اڑانے والوں اور منافقین کے رویوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، اور آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ قرار دینے کی تردید شروع ہوتی ہے۔ ذیل میں پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں، پھر پورے حصے کا بامحاورہ ترجمہ گروہ وار پیش کیا جاتا ہے۔

سورت اور اس حصے کا سیاق

اس حصے سے پہلے کی آیات میں چوری کی حد اور سماعون للکذب جیسے رویوں کا پس منظر موجود ہے۔ مدینہ میں یہود کے بعض گروہ اپنے مقدمات نبی کریم ﷺ کے پاس اس امید پر لاتے تھے کہ شاید انہیں اپنے مذہبی قانون سے ہلکا فیصلہ مل جائے، حالانکہ تورات میں وہی حکم موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ کفر میں دوڑ لگانے والوں کے رویے سے غم نہ کھائیں، اور یہ واضح کیا کہ سابقہ انبیاء تورات کے مطابق فیصلہ کرتے تھے اور علماء و احبار کو اس کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اسی تسلسل میں انجیل اور پھر قرآن کا ذکر آتا ہے، اور یہ اصول قائم ہو جاتا ہے کہ ہر دور میں فیصلہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب ہی سے ہو گا۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 41 تا 72)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ	جھوٹ کو بہت سننے والے	اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	حرام (رشوت وغیرہ) بہت کھانے

			والے
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ	باتوں / الفاظ کو بدل دیتے ہیں	الْقِسْط	انصاف، عدل
شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا	شریعت اور واضح راستہ / طریقہ	اَوْلِيَآء	دوست، کارساز، سرپرست
يَسْتَبِقُوا الْخَيْرٰت	نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو	حِزْبُ اللّٰہ	اللہ کی جماعت
الْجَاهِلِيَّة	جاہلیت (اسلام سے پہلے کی حالت)	يَبْلُوَكُم	وہ تمہیں آزمائے
مُهَيْمِنًا	نگران، محافظ (قرآن سابقہ کتابوں پر)	فَاسِقُوْن	نافرمان، حد سے نکلنے والے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 41 تا 50

اے رسول! وہ لوگ آپ کو غم میں نہ ڈالیں جو کفر کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں: ان میں سے کچھ وہ ہیں جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے، اور کچھ یہودی ہیں جو جھوٹ کو بڑے شوق سے سنتے ہیں اور ایسی قوم کی باتیں سنتے ہیں جو خود آپ کے پاس نہیں آتی؛ یہ لوگ اللہ کے کلام کو اس کے اصل مقام سے ہٹا کر بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ (بدلا ہوا) حکم دیا جائے تو قبول کر لینا اور اگر نہ دیا جائے تو بچنا۔ (آیت 41) اور یہ حرام مال بہت کھاتے ہیں؛ اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے چاہیں ان کے درمیان فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں، اور اگر فیصلہ کریں تو انصاف سے فیصلہ کریں، کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (42) مگر یہ آپ کو منصف کیسے بنائیں گے جبکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے، پھر اس کے بعد بھی یہ منہ موڑ لیتے ہیں، اور درحقیقت یہ ایمان والے نہیں ہیں۔ (43) بے شک ہم نے تورات اتاری جس میں ہدایت اور نور تھا؛ انبیاء جو اللہ کے فرماں بردار تھے اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے، اور علماء و فقہاء بھی، کیونکہ انہیں اللہ کی کتاب کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے؛ تو لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو؛ اور جو اللہ کے اتارے

ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں۔(44) اور تورات میں ہم نے ان پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بھی بدلہ ہے؛ پھر جو اسے معاف کر دے تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے؛ اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔(45) پھر ہم نے ان انبیاء کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے، اور ہم نے انہیں انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا، وہ تورات کی تصدیق کرتی تھی اور پرہیز گاروں کے لیے ہدایت و نصیحت تھی۔(46) اور اہلِ انجیل کو چاہیے کہ اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں اتارا ہے؛ اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔(47) اور اے نبی! ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان پر نگران ہے؛ تو آپ ان کے درمیان اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ کریں اور حق کو چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک واضح راستہ مقرر کیا ہے؛ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ تمہیں اس میں آزمانا چاہتا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تو نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ؛ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں وہ بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔(48) اور یہ کہ آپ ان کے درمیان اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ کریں، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے بچتے رہیں کہ وہ آپ کو کسی حکم سے پھسلا نہ دیں جو اللہ نے آپ پر اتارا ہے؛ اگر یہ منہ موڑیں تو جان لیجیے کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں مصیبت میں ڈالنا چاہتا ہے، اور بے شک بہت سے لوگ فاسق ہیں۔(49) کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟(50)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 51 تا 63

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا کارساز دوست نہ بناؤ؛ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہو گا؛ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(51) آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان کی طرف دوڑے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانے کی کوئی گردش نہ آ جائے؛ تو قریب ہے کہ اللہ فتح لے آئے یا اپنے پاس سے کوئی اور امر، پھر یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی بات پر نادم ہوں گے۔(52) اور ایمان والے کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال برباد ہو گئے اور یہ خسارے میں پڑ گئے۔(53) اے ایمان والو! تم میں سے جو

اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں؛ وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے؛ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے، اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔(54) تمہارے دوست تو صرف اللہ، اس کا رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اور رکوع کرنے والے ہیں۔(55) اور جو اللہ، اس کے رسول اور ایمان والوں کو دوست بنائے تو بے شک اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔(56) اے ایمان والو! جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیا ہے —ان میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو— انہیں دوست نہ بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔(57) اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو یہ اسے ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں؛ یہ اس لیے کہ یہ ایسی قوم ہے جو عقل نہیں رکھتی۔(58) آپ کہہ دیجیے: اے اہلِ کتاب! تم ہم سے صرف اس بات پر ناراض ہو کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اتارا گیا اور جو پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لائے، اور یہ کہ تم میں سے اکثر فاسق ہیں۔(59) آپ کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں اس سے بدتر بدلہ کی خبر دوں جو اللہ کے ہاں ہے؟ جس پر اللہ نے لعنت کی، جس پر اس کا غضب ہوا، جن میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے طاغوت کی عبادت کی: یہی لوگ درجے میں بدتر اور سیدھے راستے سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔(60) اور جب یہ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے، حالانکہ یہ کفر لے کر آئے تھے اور اسی کے ساتھ نکل گئے، اور اللہ خوب جانتا ہے جو یہ چھپاتے تھے۔(61) اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ گناہ، زیادتی اور حرام کھانے میں دوڑتے ہیں؛ کتنا برا ہے جو یہ کرتے ہیں۔(62) علماء اور فقہاء انہیں گناہ کی بات اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ کتنا برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔(63)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 64 تا 72

یہودیوں نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے؛ انہی کے ہاتھ بندھے جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے لعنت ہو؛ بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے؛ اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہتوں کے لیے سرکشی اور کفر میں اضافہ ہی کا سبب بنے گا، اور ہم نے قیامت کے دن تک ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیا ہے؛ جب بھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے، اور یہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(64) اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کے گناہ ان سے دور کر دیتے اور انہیں نعمتوں والے باغوں میں داخل کرتے۔

(65) اور اگر یہ تورات، انجیل اور جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتارا گیا اسے قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی؛ ان میں ایک جماعت میانہ رو ہے، اور ان میں سے اکثر کا عمل برا ہے۔(66) اے رسول! جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ پہنچا دیجیے؛ اور اگر آپ نے نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا؛ اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا؛ بے شک اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(67) آپ کہہ دیجیے: اے اہلِ کتاب! تم کسی (دین) پر نہیں ہو یہاں تک کہ تورات، انجیل اور جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے (اسے) قائم کرو؛ اور جو آپ پر اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا، تو کافر قوم پر افسوس نہ کیجیے۔(68) بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور جو یہودی ہوئے، اور صابئ اور نصاریٰ — جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے — ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(69) ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے؛ جب بھی کوئی رسول ان کے پاس وہ لے کر آیا جسے ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو ایک جماعت کو انہوں نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کرتے رہے۔(70) اور انہوں نے سمجھا کہ کوئی آزمائش نہیں آئے گی، تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے؛ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی، پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے؛ اور اللہ دیکھ رہا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔(71) بے شک وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے؛ حالانکہ مسیح نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی؛ بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔(72)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے سے چند بنیادی اسباق حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا سبق یہ ہے کہ عدل و فیصلے کا معیار وحی ہے، خواہشات، رشوت یا دباؤ نہیں؛ اسی لیے تین آیات میں مسلسل فرمایا گیا کہ جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر، ظالم اور فاسق کے زمروں میں آتا ہے — اہلِ علم اس تنبیہ کو اصولی انحراف کی شدت بیان کرنے کے لیے سمجھتے ہیں، کسی معین فرد پر حکم لگانا اس گائیڈ کا کام نہیں۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ علماء کی ذمہ داری صرف جاننا نہیں، برائی سے روکنا بھی ہے؛ آیت 63 میں اسی کوتاہی پر تنبیہ ہے۔ تیسرا سبق دلی وابستگی کی اہمیت ہے: اصل دوستی اور ولایت اللہ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے ہے۔ چوتھا سبق یہ ہے کہ تنگ دستی یا وسعت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس کی ذات

بخل سے پاک ہے۔ پانچواں سبق تبلیغ کی ذمہ داری ہے: پیغام پہنچانا رسول کی امانت ہے اور اس کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے۔ چھٹا سبق بین المذاہب مکالمے کا ادب ہے: آیت 69 نجات کو اللہ و آخرت پر ایمان اور نیک عمل سے جوڑتی ہے، اور آیت 72 توحید کی وضاحت دلیل کے ساتھ کرتی ہے، گالم گلوچ کے ساتھ نہیں۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 41 تا 72 کا مرکزی پیغام وحی کی بالادستی، فیصلے میں انصاف، علماء کی ذمہ داری، اہلِ ایمان کی آپس کی ولایت اور توحید کی صراحت ہے۔ لفظی ترجمے کے جدول نے اہم الفاظ کے اصل مفاہیم واضح کیے اور بامحاورہ ترجمے نے پوری 32 آیات کا مفہوم رواں اردو میں گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ مصحف سے عربی متن کی تلاوت کے ساتھ ان مفاہیم کو ملا کر پڑھے، نصابی کتاب کے یونٹ 1 کا متعلقہ حصہ دہرائے اور پھر یہ ترجمہ اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کرے، تاکہ امتحانی مشق بھی اس کی اپنی تحریر ہو اور قرآنی مفاہیم بھی اس کے دل و دماغ میں راسخ ہو جائیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ المائدہ، آیات 81 تا 112 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 81 تا 112 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

یہ سوال سورۃ المائدہ ہی کے دوسرے حصے، آیات 81 تا 112، یعنی کل 32 آیات، کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ اس حصے کے مضامین آپس میں متنوع مگر ایک ہی محور سے جڑے ہیں: ایمان اور دوستی کا تعلق، نصاریٰ کی نسبتاً قربت اور ان کے علماء و راہبوں کی عاجزی کی تعریف، حلال و حرام کی حدود، قسموں کا کفارہ، شراب و جوئے کی حرمت، حالتِ احرام میں شکار کے احکام، کعبہ کی حرمت، بلاضرورت سوالات سے ممانعت، آبائی تقلید کی مذمت، وصیت کے گواہوں کے احکام، اور آخر میں قیامت کے دن انبیاء سے

سوال اور حواریوں کی دستر خوان (مائدہ) کی درخواست کا آغاز۔ اسی آخری واقعے سے پوری سورت کا نام ماخوذ ہے۔ ذیل میں پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ، پھر پورے حصے کا بامحاورہ ترجمہ گروہ وار دیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

پچھلے حصے کے آخر میں مسیح کو اللہ قرار دینے والوں کی تردید اور اہلِ کتاب کے بعض رویوں کی تنقید آئی تھی۔ اس حصے کا آغاز بھی اسی ضمن میں ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ واقعی اللہ، نبی اور نازل شدہ کلام پر ایمان رکھتے تو نبی ﷺ کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناتے۔ اس کے بعد فضا بدلتی ہے اور نصاریٰ کے ان نیک لوگوں کا ذکر آتا ہے جو حق سن کر رو پڑتے تھے؛ یہ اس بات کی تعلیم ہے کہ تنقید رویے پر ہوتی ہے، اشخاص کے ہر گروہ کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانکا جاتا۔ پھر مسلمان معاشرے کے عملی احکام شروع ہو جاتے ہیں، کیونکہ مدنی سورتوں کا یہی انداز ہے: عقیدے کے بعد عمل کی تنظیم، اور انفرادی احکام کے بعد آخرت کی یاد دہانی۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 81 تا 112)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً	محبت میں سب سے قریب	قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا	علماء / پادری اور راہب
لَغْو	بے ارادہ، لغو (قسم)	كَفَّارَة	کفارہ، گناہ کا ازالہ
الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	شراب اور جوا	رِجْسٌ	گندگی، ناپاکی
الصَّيْد	شکار	عَدْل	برابر، مساوی؛ یا معتبر عادل شخص
هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	قربانی کا جانور جو کعبہ تک پہنچے	اَلْبَحِيْرَةُ وَالسَّآئِبَة	جاہلیت کی خود ساختہ نذر کے جانور
اَلْمَآئِدَة	دستر خوان (کھانے سے بھرا ہوا)	اَلْحَوَارِيُّوْن	حواری، خاص ساتھی (حضرت عیسیٰؑ)

کے)			

بامحاورہ ترجمہ: آیات 81 تا 89

اور اگر یہ لوگ اللہ پر، نبی پر اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر ایمان رکھتے ہوتے تو ان (کافروں) کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں سے بہت سے فاسق ہیں۔(81) آپ ایمان والوں کے ساتھ دشمنی میں سب سے سخت یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے، اور محبت میں ان کے سب سے قریب ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں؛ یہ اس لیے کہ ان میں علماء اور راہب ہیں اور یہ تکبر نہیں کرتے۔(82) اور جب یہ وہ سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا تو آپ دیکھیں گے کہ حق کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگتی ہیں؛ وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔(83) اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر اور جو حق ہمارے پاس آیا ہے اس پر ایمان نہ لائیں، حالانکہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔(84) تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں ایسے باغات عطا کیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے؛ اور یہی نیکی کرنے والوں کی جزا ہے۔(85) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا، وہی دوزخی ہیں۔(86) اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، اور حد سے نہ بڑھو؛ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(87) اور جو کچھ اللہ نے تمہیں حلال اور پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ، اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔(88) اللہ تمہیں تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑتا، لیکن ان قسموں پر پکڑتا ہے جو تم پختہ ارادے سے باندھو؛ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا وہ کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہنانا، یا ایک غلام آزاد کرنا؛ اور جو اس کی طاقت نہ پائے تو تین دن کے روزے ہیں؛ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا کر توڑو، اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو؛ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔(89)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 90 تا 100

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور فال کے تیر شیطان کے گندے کاموں میں سے ہیں، تو ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔(90) شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے؛ تو کیا تم باز آنے والے ہو؟(91) اور اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو؛ پھر اگر تم منہ موڑو تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔(92) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حرمت سے پہلے) کھا چکے، جبکہ وہ پرہیز کرتے رہے، ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، پھر پرہیز کرتے رہے اور ایمان لائے، پھر پرہیز کرتے رہے اور نیکی کرتے رہے؛ اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(93) اے ایمان والو! اللہ تمہیں اس شکار کے ذریعے ضرور آزمائے گا جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی پہنچ میں ہو گا، تا کہ اللہ جان لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے؛ پھر اس کے بعد جو حد سے بڑھے، اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔(94) اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو نہ مارو؛ اور تم میں سے جو اسے جان بوجھ کر مارے تو اس کی جزا اسی جیسا مویشی ہے جو اس نے مارا ہے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں، (اور وہ جانور) قربانی کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے، یا کفارے کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، یا اس کے برابر روزے رکھے جائیں تا کہ وہ اپنے کیے کا وبال چکھے؛ اللہ نے جو گزر چکا معاف کر دیا، اور جو دوبارہ کرے گا اللہ اس سے انتقام لے گا، اور اللہ غالب، انتقام لینے والا ہے۔(95) تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لیے؛ اور خشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا ہے جب تک تم احرام میں ہو؛ اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔ (96) اللہ نے کعبہ، حرمت والے گھر، کو لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے، اور حرمت والے مہینے، قربانی اور گلے میں پٹے والے جانوروں کو بھی؛ یہ اس لیے تا کہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(97) جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا بھی ہے اور یہ کہ اللہ بہت بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔(98) رسول کے ذمے صرف پہنچا دینا ہے؛ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔(99) آپ کہہ دیجیے: ناپاک اور پاکیزہ برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں اچھی لگے؛ تو اے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔(100)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 101 تا 112

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں؛ اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب قرآن اتر رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی؛ اللہ نے ان سے درگزر کیا ہے، اور اللہ بخشنے والا، بردبار ہے۔(101) تم سے پہلے ایک قوم نے ایسے ہی سوال کیے تھے، پھر وہ ان (سوالات کے نتیجے) کی وجہ سے کافر ہو گئے۔(102) اللہ نے نہ کوئی بحیرہ مقرر کیا ہے، نہ سائبہ، نہ وصیلہ اور نہ حام؛ لیکن کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں، اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔(103) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف، تو کہتے ہیں: ہمارے لیے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا؛ اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں؟(104) اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کی ذمہ داری ہے؛ جو گمراہ ہو جائے وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تم خود ہدایت پر ہو؛ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے رہے۔(105) اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے تو وصیت کے وقت تمہارے درمیان گواہی (کا طریقہ یہ ہے کہ) تم میں سے دو عادل آدمی (گواہ ہوں)، یا اگر تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آئے تو تمہارے غیر میں سے دو اور آدمی؛ دونوں کو نماز کے بعد روکو، پھر اگر تمہیں شک ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے بدلے کوئی قیمت نہیں لیں گے اگرچہ کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپائیں گے، ورنہ ہم گناہ گاروں میں سے ہوں گے۔(106) پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دو اور آدمی ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق دبایا گیا ہو اور جن سے پہلے دونوں قریب تر ہوں؛ وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے حد سے تجاوز نہیں کیا، ورنہ ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔(107) یہ (طریقہ) اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہی ٹھیک ٹھیک ادا کریں یا انہیں ڈر ہو کہ ان کے بعد قسموں کو رد کر دیا جائے گا؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو؛ اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(108) جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا پھر فرمائے گا: تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ کہیں گے: ہمیں کوئی علم نہیں، بے شک تو ہی غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔(109) جب اللہ فرمائے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میری نعمت یاد کرو، جب میں نے روح القدس سے تمہاری مدد کی؛ تم گہوارے میں بھی لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور بڑی عمر میں بھی؛ اور جب میں نے تمہیں کتاب، حکمت، تورات اور انجیل سکھائی؛ اور جب تم میرے اذن سے مٹی سے پرندے کی صورت بناتے پھر اس میں پھونکتے تو وہ میرے اذن سے پرندہ بن جاتا، اور تم میرے

اذن سے پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کرتے، اور جب تم میرے اذن سے مردوں کو نکالتے؛ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو ان میں سے کافروں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔(110) اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی (الہام) کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، تو انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے اور گواہ رہیے کہ ہم مسلمان (فرماں بردار) ہیں۔(111) جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتارے؟ انہوں (عیسیٰؑ) نے کہا: اللہ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔(112 — اگلی آیات میں یہ واقعہ جاری رہتا ہے)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے نمایاں اسباق یہ ہیں۔ پہلا: حق کے سامنے عاجزی اور آنسو انسان کو ایمان کے قریب کر دیتے ہیں، جبکہ تکبر حق سے محروم رکھتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس حصے میں بعض نصاریٰ علماء و راہبوں کی یہ صفت تعریف کے ساتھ ذکر ہوئی۔ دوسرا: حلال کو حرام ٹھہرانا بھی اتنا ہی غلط ہے جتنا حرام کو حلال کرنا؛ دین میں خود ساختہ پابندیاں اور جاہلی نذریں (بحیرہ، سائبہ وغیرہ) اللہ کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتیں۔ تیسرا: شراب و جوا محض ذاتی گناہ نہیں، معاشرتی دشمنی اور نماز و ذکر سے غفلت کا ذریعہ ہیں، اسی لیے ان سے مکمل بچنے کا حکم آیا۔ چوتھا: قسم، وصیت اور گواہی جیسے معاملات میں عدل و امانت کی پوری قانونی احتیاط سکھائی گئی ہے۔ پانچواں: بلاضرورت سوالات اور اندھی آبائی تقلید دونوں سے روکا گیا؛ اصل پیروی وحی کی ہے۔ چھٹا: معجزات انبیاء کے اپنے اختیار سے نہیں، اللہ کے اذن سے ظاہر ہوتے ہیں — آیت 110 میں بار بار "میرے اذن سے" کہہ کر یہی عقیدہ واضح کیا گیا ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 81 تا 112 ایمان و دوستی، حلال و حرام، اقسام کے کفارے، احرام کے شکار، گواہی و وصیت اور معجزات و مائدہ جیسے متنوع مگر باہم مربوط مضامین کا جامع مجموعہ ہیں۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے پوری 32 آیات کا مفہوم رواں اردو میں پیش کیا۔ طالب علم نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹ کے ساتھ

اسے ملا کر پڑھے، خاص طور پر احکام والی آیات (89، 90 تا 95، 106 تا 108) کو دہرائے، اور دستر خوان والے واقعے کی تکمیل اگلی آیات میں خود پڑھ کر اس سوال کی تیاری مکمل کرے۔

سوال نمبر 3: سورۃ الانعام، آیات 49 تا 84 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الانعام کی آیت نمبر 49 تا 84 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و محاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

سورۃ الانعام قرآن مجید کی چھٹی سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 165 آیات ہیں۔ یہ سورت بنیادی طور پر توحید، رسالت اور آخرت کے اثبات اور شرک و جاہلیت کی تردید پر مشتمل ہے؛ اس کا انداز زیادہ تر استدلالی اور مکالماتی ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 49 تا 84، یعنی کل 36 آیات ہے۔ اس میں رسولوں کی بشارت و انذار کی ذمہ داری، اللہ کی رحمت کا اعلان، غیب کے خزانوں اور اللہ کے ہمہ گیر علم کا بیان، موت و نیند میں روح قبض کرنے کا ذکر، قیامت کی ہولناکی سے بچاؤ کا واحد ذریعہ اللہ کی طرف رجوع، اور آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد آزر اور اپنی قوم سے تاریخی مکالمہ اور ستارے، چاند اور سورج کے غروب سے اللہ کی وحدانیت پر ان کا مشہور استدلال شامل ہے۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور پھر مکمل بامحاورہ ترجمہ گروہ وار پیش کیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

اس سے پہلے آیات میں آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والوں کے انجام اور نبی کریم ﷺ کی تسلی کا ذکر تھا کہ رسول کا کام پہنچانا ہے، ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اسی سے یہ حصہ شروع ہوتا ہے کہ جو ایمان لائے اور اصلاح کر لے اس کے لیے نہ خوف ہے نہ غم۔ پھر مشرکین کے مطالبات — کہ عذاب جلدی کیوں نہیں آتا، فرشتہ کیوں نہیں اترتا — کا

جواب دیا جاتا ہے کہ غیب اللہ کے پاس ہے، ہر گرنے والے پتے تک کا علم اسی کو ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ عقلی استدلال کی سب سے روشن مثال کے طور پر پیش ہوتا ہے؛ مکہ کے مشرکین بھی خود کو ابراہیمی نسبت کا دعویدار سمجھتے تھے، لہٰذا ان کے جدِ اعلیٰ کی توحیدی دلیل ان کے لیے حجت بن جاتی ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 49 تا 84)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے	يَتَوَفّٰكُمْ	تمہاری روح قبض کرتا ہے
مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	غیب کی کنجیاں / خزانے	يَجْرَحْتُمْ	تم نے (دن کو) کمائی کی، زخمی کیا (لفظی)
اَهْوَآءَهُمْ	ان کی خواہشات	اٰزَر	آزر (حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام)
مَلَكُوْت	عظیم بادشاہی، نظامِ کائنات	اَفَلَ	غروب ہو گیا، ڈوب گیا
حَنِيْفًا	یکسو ہو کر، باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف	بَازِغًا	چمکتا ہوا طلوع ہونے والا
فَطَرَ	پیدا کیا، بنایا	هُدٰى	ہدایت، رہنمائی

بامحاورہ ترجمہ: آیات 49 تا 62

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں؛ تو جو ایمان لائے اور اصلاح کر لے، ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (49) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، انہیں عذاب پہنچے گا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ (50) آپ کہہ دیجیے: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

ہیں، نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں؛ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے؛ آپ کہہ دیجیے: کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟(51) اور اس (قرآن) کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرایئے جنہیں اندیشہ ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف اس حال میں اکٹھے کیے جائیں گے کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی کارساز ہو گا نہ سفارشی، تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔(52) اور ان لوگوں کو دور نہ کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں؛ ان کا حساب آپ کے ذمے کچھ نہیں اور آپ کا حساب ان کے ذمے کچھ نہیں، کہ آپ انہیں نکال دیں تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔(53) اور اسی طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے آزمایا تاکہ وہ کہیں: کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے احسان کیا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے والوں کو خوب نہیں جانتا؟(54) اور جب وہ لوگ آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ کہیے: تم پر سلامتی ہو؛ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو بے شک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(55) اور اسی طرح ہم آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔(56) آپ کہہ دیجیے: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؛ آپ کہہ دیجیے: میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، ورنہ میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہیں رہوں گا۔(57) آپ کہہ دیجیے: میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا ہے؛ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے؛ حکم صرف اللہ ہی کا ہے؛ وہ حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(58) آپ کہہ دیجیے: اگر وہ (عذاب) میرے اختیار میں ہوتا جس کی تم جلدی مچاتے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ طے ہو چکا ہوتا؛ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(59) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا؛ اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے؛ اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے، اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر و خشک چیز مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔(60) اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم نے دن کو کیا؛ پھر وہ تمہیں اس میں اٹھا دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری کی جائے؛ پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔(61) اور وہ اپنے بندوں پر پوری طرح غالب ہے اور تم پر نگران (فرشتے) بھیجتا ہے؛ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔(62)

بامحاورہ ترجمہ: آیات63تا73

آپ کہہ دیجیے: تمہیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس سے نجات دے دے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔(63) آپ کہہ دیجیے: اللہ ہی تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے، پھر تم شرک کرنے لگتے ہو۔(64) آپ کہہ دیجیے: وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں گروہوں میں بانٹ کر ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے؛ دیکھیے ہم آیات کس طرح مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ سمجھیں۔(65) اور آپ کی قوم نے اسے جھٹلا دیا حالانکہ وہ حق ہے؛ آپ کہہ دیجیے: میں تم پر نگران نہیں ہوں۔(66) ہر خبر کے لیے ایک مقررہ وقت ہے اور عنقریب تم جان لوگے۔(67) اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی میں لگے ہیں تو ان سے اعراض کیجیے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں؛ اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھیے۔(68) اور پرہیزگاروں کے ذمے ان کے حساب میں سے کچھ نہیں، لیکن (ان کا کام) یاددہانی ہے تاکہ وہ بھی بچیں۔(69) اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل و تفریح بنا لیا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؛ اور اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کیجیے کہ کوئی جان اپنے کیے کی وجہ سے ہلاکت کے حوالے نہ کر دی جائے — اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی کارساز ہوگا نہ سفارشی — اور اگر وہ ہر قسم کا معاوضہ دے تو بھی اس سے قبول نہ کیا جائے؛ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کی وجہ سے ہلاکت کے حوالے ہوئے؛ ان کے لیے کھولتے پانی کا پینا اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔(70) آپ کہہ دیجیے: کیا ہم اللہ کے سوا ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتے ہیں نہ نقصان، اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے — اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا ہو اور وہ حیران ہو، اس کے ساتھی اسے ہدایت کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہماری طرف آ جا؟ آپ کہہ دیجیے: بے شک اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے فرماں بردار ہو جائیں۔(71) اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرتے رہو؛ اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔(72) اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا؛ اور جس دن وہ فرمائے گا: ہو جا، تو ہو جائے گا؛ اس کا قول حق ہے؛ اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا اسی کی بادشاہی ہوگی؛ وہ غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبر رکھنے والا ہے۔

(73)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 74 تا 84

اور جب ابراہیم نے اپنے والد آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔(74) اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم بادشاہی (کے نظارے) دکھلاتے تھے تاکہ وہ کامل یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے۔(75) پھر جب اس پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا؛ کہا: یہ میرا رب ہے؛ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا: میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(76) پھر جب اس نے چاند کو چمکتا ہوا طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے؛ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا: اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دے تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔(77) پھر جب اس نے سورج کو چمکتا ہوا طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے؛ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا: اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔(78) میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔(79) اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا؛ اس نے کہا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ اس نے مجھے ہدایت دی ہے؟ اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو، مگر یہ کہ میرا رب کچھ چاہے؛ میرے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے؛ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟(80) اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو، جبکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرایا جن کی اس نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری؟ تو دونوں فریقوں میں سے امن کا زیادہ حق دار کون ہے، اگر تم جانتے ہو؟ (81) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ نہیں ملایا، انہی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔(82) اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی؛ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں میں بلند کرتے ہیں؛ بے شک آپ کا رب حکمت والا، علم والا ہے۔(83) اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے؛ سب کو ہم نے ہدایت دی؛ اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی، اور اس کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو بھی؛ اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔(84 — اور آگے انبیاء کی اسی فہرست کا ذکر جاری ہے)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے سے کئی بنیادی عقائدی اسباق ملتے ہیں۔ پہلا: رسول کا منصب غیب دانی یا خزانوں کی ملکیت نہیں، وحی کی تبلیغ ہے؛ یہ وضاحت ہر دور میں رسالت کے بارے میں غلو کی تردید کرتی ہے۔ دوسرا: اللہ کا علم محیط ہے — پتے کا گرنا، اندھیری کا دانہ، نیند و موت، سب اس کے علم و قدرت میں ہے — یہ عقیدہ انسان میں تقویٰ اور امید دونوں پیدا کرتا ہے۔ تیسرا: آزمائشوں میں بچاؤ صرف اللہ سے ملتا ہے، اس لیے دعا کو پکارنا چاہیے اور نجات کے بعد شرک کی طرف پلٹنا ناشکری ہے۔ چوتھا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا استدلال مشاہدے اور عقل پر مبنی ہے: جو غروب ہو جائے، بدل جائے اور محکوم ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا؛ خدا وہ ہے جو سب کا خالق و مالک اور ہمیشہ قائم ہے۔ اہلِ علم کی اکثریت کے نزدیک یہ مکالمہ قوم کے سامنے حجت قائم کرنے کے انداز میں تھا — یعنی ابراہیم علیہ السلام خود شک میں نہیں تھے بلکہ قوم کو مرحلہ وار دلیل سے قائل کر رہے تھے۔ پانچواں: آیت 82 نے امن و ہدایت کو شرک سے پاک ایمان سے جوڑا ہے، اور یہی اس سورت کا خلاصہ ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 49 تا 84 رسالت کی حقیقت، اللہ کے محیط علم، اس کی رحمت و قدرت، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی حجت کا جامع بیان ہیں۔ لفظی جدول نے کلیدی الفاظ کے مفاہیم کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے مکمل 36 آیات کا مفہوم گروہ وار رواں اردو میں پیش کیا۔ طالب علم کے لیے مفید ہو گا کہ وہ ابراہیمی استدلال (آیات 74 تا 83) کو خاص طور پر دہرائے، کیونکہ یہ اس سورت کے استدلالی مزاج کی بہترین مثال ہے، اور پھر یہ پورا حصہ اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کرے۔

سوال نمبر 4: سورۃ الانعام، آیات 133 تا 165 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الانعام کی آیت نمبر 133 تا 165 لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

یہ سوال سورۃ الانعام کے آخری حصے، آیات 133 تا 165، یعنی کل 33 آیات، کے ترجمے پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ یہ سورت مکمل ہو جاتی ہے۔ اس حصے میں اللہ کی بے نیازی و قدرت، مشرکین کی خود ساختہ حلال و حرام کی تقسیموں کی تردید، کھانے پینے میں اصل حرام اشیاء کی تعیین، یہود پر ان کی سرکشی کی وجہ سے عائد اضافی پابندیوں کا ذکر، دس عظیم وصیتوں پر مشتمل مشہور آیات (151 تا 153) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا ہونے کا ذکر، قرآن کے نزول کا مقصد، قیامت کی بڑی نشانیوں کے بعد ایمان کے بے فائدہ ہونے کی تنبیہ، فرقہ بندی کی مذمت، نیکی و بدی کی جزا کا تناسب، اور آخر میں نبی کریم ﷺ کے منہ سے دینِ ابراہیمی، نماز، قربانی اور زندگی و موت کے اللہ کے لیے ہونے کا عظیم اعلان شامل ہے۔ یہ آیات اس سورت کا نچوڑ سمجھی جاتی ہیں۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

سورت کے درمیانی حصوں میں توحید کے دلائل اور مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیے گئے تھے۔ اب اختتام کی طرف آتے ہوئے گفتگو عملی حدود کی طرف مڑتی ہے: مشرکین نے کھیتی اور مویشیوں میں اللہ اور اپنے بتوں کے حصے خود بنا لیے تھے، بعض جانور اپنے اوپر حرام اور بعض کے بارے میں عجیب پابندیاں گھڑ لی تھیں، اور اولاد کو قتل تک کر ڈالتے تھے۔ قرآن پہلے ان گھڑی ہوئی پابندیوں کو چیلنج کرتا ہے، پھر اصل الٰہی حدود بیان کرتا ہے، اور اختتام اس جامع اعلان پر ہوتا ہے کہ بندے کی پوری زندگی اللہ کے لیے ہے۔ یوں یہ حصہ عقیدے، شریعت اور اخلاق تینوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 133 تا 165)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَلْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ	بے نیاز، رحمت والا	یَسْتَخْلِفَ	جانشین / خلیفہ بنائے
حَرْث	کھیتی، فصل	وِقْر / وِزْر	بوجھ (گناہ کا)

نا پاکی، گندگی	رِجس	مردار، خون اور سور کا گوشت	الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ
اس نے تمہیں وصیت / حکم فرمایا	وَصَّكُم	آنتوں (سے لگی چربی)	الْحَوَايَا
ابراہیم کا دین / طریقہ	مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ	میرا سیدھا راستہ	صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا
زمین میں جانشین / خلیفے	خَلَائِفَ الْأَرْضِ	میری قربانی / عبادت، میری زندگی اور میری موت	نُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

بامحاورہ ترجمہ: آیات 133 تا 144

اور آپ کا رب بے نیاز اور رحمت والا ہے؛ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا۔(133) بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔(134) آپ کہہ دیجیے: اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو، میں بھی عمل کرنے والا ہوں؛ عنقریب تم جان لو گے کہ آخرت کے گھر کا اچھا انجام کس کے لیے ہے؛ بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔(135) اور انہوں نے اللہ کے لیے اس کھیتی اور مویشیوں میں سے جو اس نے پیدا کیا ایک حصہ مقرر کیا اور اپنے خیال کے مطابق کہا: یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے؛ پھر جو ان کے شریکوں کے لیے ہوتا وہ اللہ کی طرف نہیں پہنچتا اور جو اللہ کے لیے ہوتا وہ ان کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا تھا؛ کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔(136) اور اسی طرح ان کے شریکوں نے بہت سے مشرکوں کے لیے ان کی اولاد کے قتل کو خوش نما بنا دیا تاکہ انہیں ہلاک کریں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں؛ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے؛ تو آپ انہیں اور جو وہ گھڑتے ہیں چھوڑ دیجیے۔(137) اور انہوں نے کہا: یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے، اسے وہی کھائے گا جسے ہم چاہیں گے —اپنے خیال کے مطابق— اور کچھ مویشی ہیں جن کی پشت حرام کر دی گئی ہے اور کچھ مویشی ہیں جن پر یہ اللہ کا نام نہیں لیتے، (سب) اللہ پر بہتان گھڑ کر؛ عنقریب وہ انہیں ان کے بہتان کی سزا دے گا۔(138) اور انہوں نے کہا: جو کچھ ان مویشیوں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے، اور اگر وہ مردہ ہو تو سب اس میں

شریک ہیں؛ عنقریب وہ انہیں ان کے اس کہنے کی سزا دے گا؛ بے شک وہ حکمت والا، علم والا ہے۔(139) بے شک وہ لوگ خسارے میں پڑے جنہوں نے جہالت اور بے سمجھی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اسے حرام ٹھہرایا جو اللہ نے انہیں رزق دیا تھا، اللہ پر بہتان گھڑ کر؛ وہ گمراہ ہو گئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔(140) اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے —کچھ چھتوں پر چڑھائے جاۓ والے اور کچھ نہ چڑھائے جانے والے —اور کھجور اور کھیتی جس کے کھانے مختلف ہیں، اور زیتون اور انار جو مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی؛ جب یہ پھل لائیں تو ان کے پھل میں سے کھاؤ اور فصل کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو؛ بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(141) اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ (چھوٹے) زمین سے لگے ہوئے پیدا کیے؛ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو؛ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(142) آٹھ جوڑے (پیدا کیے): بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو؛ آپ کہہ دیجیے: کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ، یا جو کچھ ماداؤں کے پیٹ میں ہے؟ مجھے علم کے ساتھ بتاؤ اگر تم سچے ہو۔(143) اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو؛ آپ کہہ دیجیے: کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ، یا جو کچھ ماداؤں کے پیٹ میں ہے؟ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے؛ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(144)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 145 تا 153

آپ کہہ دیجیے: جو وحی میری طرف کی گئی ہے اس میں میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا جو وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو —کیونکہ یہ ناپاک ہے —یا ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو؛ پھر جو مجبور ہو جائے، نہ خواہش کرنے والا ہو نہ حد سے بڑھنے والا، تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(145) اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کیا تھا، اور گائے اور بکری میں سے ان پر ان دونوں کی چربی حرام کی تھی، سوائے اس کے جو ان کی پشت یا آنتوں سے لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو؛ یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی، اور بے شک ہم سچے ہیں۔(146) پھر اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجیے: تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے، اور اس کا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔(147) عنقریب مشرک لوگ کہیں گے: اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے؛ اسی طرح ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا؛ آپ کہہ دیجیے: کیا تمہارے

پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے نکالو؛ تم صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور تم صرف اٹکل لگاتے ہو۔(148) آپ کہہ دیجیے: تو کامل حجت اللہ ہی کی ہے؛ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔(149) آپ کہہ دیجیے: اپنے گواہ لاؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے؛ پھر اگر وہ گواہی دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں، اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ اپنے رب کے برابر (دوسروں کو) ٹھہراتے ہیں۔(150) آپ کہہ دیجیے: آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے: یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے قتل نہ کرو — ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی — اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، ان میں سے جو ظاہر ہوں اور جو چھپے ہوں، اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ؛ یہ ہے جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔(151) اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے؛ اور ناپ تول پوری طرح انصاف کے ساتھ کرو؛ ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے؛ اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ کوئی قریبی رشتہ دار ہی (کا معاملہ) کیوں نہ ہو؛ اور اللہ کا عہد پورا کرو؛ یہ ہے جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔(152) اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے؛ یہ ہے جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔(153)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 154 تا 165

پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی — نیکی کرنے والے پر نعمت کی تکمیل کے لیے، ہر چیز کی تفصیل کے لیے، ہدایت اور رحمت کے طور پر — تاکہ وہ اپنے رب سے ملاقات پر ایمان لائیں۔(154) اور یہ (قرآن) ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(155) (یہ اس لیے اتاری) کہ تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں پر اتاری گئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔(156) یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت پر ہوتے؛ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آ چکی ہے؛ تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے؛ عنقریب ہم ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں اس منہ موڑنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے۔(157) کیا یہ اس کے سوا کسی بات کا

انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا آپ کا رب آئے، یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں؟ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی اس دن کسی جان کا ایمان اسے فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی ہو یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہو؛ آپ کہہ دیجیے: انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔(158) بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہ گروہ ہو گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں؛ ان کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے، پھر وہ انہیں بتائے گا جو وہ کرتے تھے۔(159) جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، اور جو برائی لے کر آئے گا اسے اس کے برابر ہی سزا ملے گی، اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(160) آپ کہہ دیجیے: بے شک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے، ایک مضبوط دین، ابراہیم کی ملت کی طرف جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ (161) آپ کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی (عبادت)، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔(162) اس کا کوئی شریک نہیں؛ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان (فرماں بردار) ہوں۔(163) آپ کہہ دیجیے: کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے؟ اور ہر جان جو کچھ کماتی ہے اس کا وبال اسی پر ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا؛ پھر تمہارا رب ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں وہ بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔(164) اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا تاکہ وہ تمہیں اس میں آزمائے جو اس نے تمہیں دیا ہے؛ بے شک آپ کا رب سزا دینے میں جلد ہے اور بے شک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔(165)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے اسباق سورت کا خلاصہ ہیں۔ پہلا: حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ کا ہے؛ وجہ یہ ہے کہ کھانے کے اصل حرام یہی چند چیزیں آیت 145 میں گنا دی گئی ہیں، اور اضطرار کی حالت میں رخصت بھی موجود ہے — اس دائرے سے باہر کی تفصیلی فقہی آراء فقہاء کے اجتہاد کا میدان ہے اور کسی خاص مسئلے پر فتویٰ اہلِ علم کا کام ہے، طالب علم اس گائیڈ کو نصابی مفہوم تک محدود رکھے۔ دوسرا: آیات 151 تا 153 کی دس وصیتیں — شرک سے بچنا، والدین سے حسنِ سلوک، اولاد کے قتل کی ممانعت، بے حیائی سے دوری، ناحق قتل کی ممانعت، یتیم کے مال کی حفاظت، ناپ تول میں انصاف، قول میں عدل اور عہد کی وفاداری — پورے دینِ اخلاق کا منشور ہیں۔ تیسرا: اعمال کی جزا میں اللہ کا

فضل غالب ہے؛ نیکی دس گنا، برائی صرف اتنی ہی۔ چوتھا: فرقہ بندی اور دین میں تفرقہ سے براءت کا اعلان اجتماعی زندگی کا اصول ہے۔ پانچواں: آخری آیات زندگی کے کل فلسفے کو ایک جملے میں سمیٹتی ہیں کہ نماز سے موت تک سب اللہ کے لیے ہے؛ یہی خلوص عبادت کی روح ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 133 تا 165 خود ساختہ پابندیوں کی تردید، نصِ الٰہی حدود کی تعیین، دس عظیم وصیتوں اور خلوصِ کامل کے اعلان پر مشتمل ہیں، اور ان پر سورۃ الانعام اپنے عروج پر ختم ہوتی ہے۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 33 آیات کا مفہوم گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم خاص طور پر آیات 151 تا 153 اور 162 تا 163 کو یاد کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ یہ اس پوری سورت کے سب سے زیادہ زیرِ بحث اور زندگی سے قریب ترین حصے ہیں۔

سوال نمبر 5: سورۃ الاعراف، آیات 70 تا 95 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 70 تا 95 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

سورۃ الاعراف قرآن مجید کی ساتویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 206 آیات ہیں۔ اس کا نام آیت 46 میں مذکور ''اعراف'' (جنت و دوزخ کے درمیان اونچی جگہ) سے لیا گیا ہے۔ یہ سورت بنیادی طور پر قصصِ انبیاء کے ذریعے توحید و رسالت کا اثبات اور تکذیب کرنے والی قوموں کے انجام سے عبرت دلاتی ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 70 تا 95، یعنی کل 26 آیات ہے۔ اس میں حضرت ہود علیہ السلام اور قومِ عاد کے مکالمے کا آخری حصہ، حضرت صالح علیہ السلام اور قومِ ثمود کا واقعہ اور اونٹنی کا معجزہ، حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا انجام، اور حضرت شعیب علیہ السلام اور مدین والوں کی دعوت — ناپ تول میں کمی، راہزنی اور زمین میں فساد کی ممانعت — شامل ہیں، اور آخر میں یہ

عمومی اصول بیان ہوتا ہے کہ کسی بستی میں نبی بھیجنے کے بعد اللہ اس کے باشندوں کو سختی و تنگی میں مبتلا کر کے آزماتا تھا تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ دیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

اس سے پہلے آیات میں حضرت نوح اور حضرت ہود علیہما السلام کی دعوت کا آغاز آ چکا تھا۔ قومِ عاد اپنے قد و قوت اور عمارتوں پر نازاں تھی اور اپنے نبی سے یہی کہتی تھی کہ تم ہمیں باپ دادا کے معبود چھڑانے آئے ہو تو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو وہ لے آؤ۔ یہی انداز اگلی قوموں میں مختلف صورتوں میں دہرایا جاتا ہے: ثمود نے اونٹنی جیسا کھلا معجزہ دیکھ کر بھی اسے ہلاک کر دیا، قومِ لوط نے فطرت کے خلاف بدکاری کو حق قرار دینے کی کوشش کی، مدین والوں نے تجارت میں بددیانتی کو معمول بنا رکھا تھا۔ اس تکرار سے قرآن یہ اصول واضح کرتا ہے کہ قوموں کی تباہی کی اصل وجہ ایک ہی ہوتی ہے: دلیل دیکھ کر بھی انکار، اور اللہ کی نعمتوں کے بعد سرکشی۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 70 تا 95)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
جَآءَنَا	وہ ہمارے پاس آیا	رِجْسٌ وَغَضَبٌ	عذاب / ناپاکی اور غضب
نَاقَةُ اللّٰهِ	اللہ کی اونٹنی	عَقَرُوْهَا	انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں (ہلاک کر دیا)
يَنْحِتُوْنَ	وہ تراشتے ہیں	الرَّجْفَةُ	زلزلہ، سخت کپکپی والی آفت
جَاثِمِيْنَ	اوندھے / گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	الْفَاحِشَةَ	بے حیائی کا کام

ہر راستے پر بیٹھنا (روکنے کے لیے)	تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ	کمی کرنا، گھٹا دینا	بَخْس
وہ عاجزی کریں، گڑگڑائیں	يَضَّرَّعُونَ	سختی اور تکلیف / تنگی	الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 70 تا 79

انہوں نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ تو جس (عذاب) کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ، اگر تم سچے ہو۔(70) انہوں (ہودؑ) نے کہا: تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب واقع ہو چکا ہے؛ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری؟ تو انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔(71) پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے نجات دی اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔(72) اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)؛ اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں؛ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل آ چکی ہے: یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے، تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرے اور اسے بری نیت سے ہاتھ نہ لگاؤ، ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا۔(73) اور یاد کرو جب اس نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا؛ تم اس کے نرم میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو؛ تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔(74) اس کی قوم کے وہ سردار جو تکبر کرتے تھے کمزور سمجھے جانے والوں سے — ان میں سے جو ایمان لائے تھے — کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے۔(75) تکبر کرنے والوں نے کہا: بے شک ہم اس کے منکر ہیں جس پر تم ایمان لائے ہو۔(76) پھر انہوں نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہا: اے صالح! جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ، اگر تم رسولوں میں سے ہو۔(77) تو انہیں زلزلے نے آ پکڑا، پس وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(78) پھر صالح ان سے منہ موڑ کر چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی کی تھی، لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔(79)

بامحاورہ ترجمہ: آیات80تا87

اور لوط کو (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی؟(80) بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؛ بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو (81) اور اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا: انہیں اپنی بستی سے نکال دو؛ یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں۔(82) پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، سوائے اس کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔(83) اور ہم نے ان پر ایک (پتھروں کی) بارش برسائی؛ تو دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔(84) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)؛ اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں؛ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آچکی ہے؛ تو ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو؛ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔(85) اور ہر راستے پر اس لیے نہ بیٹھو کہ ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے اسے روکو جو اس پر ایمان لایا ہے اور اس میں ٹیڑھ تلاش کرو؛ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پھر اس نے تمہیں زیادہ کر دیا؛ اور دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔(86) اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا ہے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(87)

بامحاورہ ترجمہ: آیات88تا95

اس کی قوم کے وہ سردار جو تکبر کرتے تھے کہنے لگے: اے شعیب! ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے یا تمہیں ضرور ہمارے دین میں واپس آنا ہو گا؛ اس نے کہا: اگرچہ ہم (اسے) ناپسند کرتے ہوں؟(88) ہم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھنے والے ہوں گے اگر ہم تمہارے دین میں واپس آجائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے؛ اور ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم اس میں واپس جائیں مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب چاہے؛ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے؛ اللہ ہی پر ہم نے بھروسا کیا؛ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(89) اور اس کی قوم کے

کافر سرداروں نے کہا: اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو تم ضرور خسارے میں پڑ جاؤ گے۔(90) تو انہیں زلزلے نے آپکڑا، پس وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(91) جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا(وہ ایسے ہو گئے) گویا اس(بستی) میں کبھی بسے ہی نہ تھے؛ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہی خسارے میں پڑنے والے تھے۔(92) پھر شعیب ان سے منہ موڑ کر چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے تھے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی؛ تو میں کافر قوم پر کیسے افسوس کروں؟ (93) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس کے باشندوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔(94) پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے(خوشحال ہو گئے) اور کہنے لگے: ہمارے باپ دادا کو بھی تکلیف اور خوشی پہنچی تھی؛ تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر بھی نہ تھی۔(95)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے نمایاں اسباق یہ ہیں۔ پہلا: ہر قوم کی تباہی سے پہلے اسے واضح دلیل اور نشانی دی گئی۔ اونٹنی، حضرت شعیبؑ کی معاشی اصلاح کی دعوت وغیرہ—لہٰذا ہلاکت خود قوموں کے اصرار اور معجزہ دیکھ کر بھی انکار کا نتیجہ تھی۔ دوسرا: گناہ مختلف شکلوں میں آیا: عاد کا غرورِ قوت، ثمود کی معجزے کی بے حرمتی، قومِ لوط کی فطری و اخلاقی بے راہ روی، اور مدین کی بد دیانتی؛ مگر انجام کی بنیاد ایک ہی تھی—حق سے سرکشی۔ اس تاریخی بیان سے آج کے معاشرے میں کسی فرد یا گروہ پر انفرادی احکام کا اطلاق اس گائیڈ کا موضوع نہیں؛ یہ فقہاء و باقاعدہ دائرہ اختیار کا کام ہے، یہاں صرف قرآنی واقعہ اور اس کا اخلاقی حاصل بیان کیا گیا ہے۔ تیسرا: حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت عبادت کے ساتھ معاشی عدل—پورا ناپ تول، لوگوں کا حق نہ مارنا، زمین میں فساد نہ کرنا—کو دین کا لازمی حصہ قرار دیتی ہے۔ چوتھا: آیات 94 تا 95 کا اصول ہے کہ سختی و نرمی دونوں آزمائش ہیں؛ اصل ناکامی یہ ہے کہ انسان نہ تنگی میں عاجزی کرے نہ خوشحالی میں شکر۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 70 تا 95 چار قوموں—عاد، ثمود، قومِ لوط اور مدین—کے انجام کو ایک ہی اصول کے تحت بیان کرتی ہیں: دعوتِ حق کی تکذیب اور مسلسل سرکشی کے بعد الٰہی گرفت اچانک آتی ہے۔ لفظی جدول نے اہم الفاظ کے مفاہیم واضح کیے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 26 آیات کا مفہوم ترتیب وار پیش کیا۔ طالب علم کے لیے بہتر ہے

کہ وہ ہر قوم کے واقعے کو اس کی دعوت، اس کے مطالبے یا گناہ، اور اس کے انجام کی صورت میں تین حصوں میں یاد کرے، تاکہ ترجمہ بھی آسان ہو اور قصص کا مقصد — عبرت — بھی حاصل ہو۔

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com